رول نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(امیدوار خُود پُر کرے)(تعلیمی سیشن 2019-2021 تا 2022-2024)

اردو (لازمی) 223 ۔فرسٹ اینول (انٹرپارٹ۔I) وقت : 2.40 گھنٹے

پرچہ : I (انشائیہ طرز) (پہلا گروپ) کل نمبر : 80

(حصہ اوّل)

2۔ (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی تحریر کیجیے : 8,1,1

تُو ہے خلوت میں تُو ہے جلوت میں کہیں پنہاں ، کہیں عیاں تُو ہے
نہیں تیرے سوا ، یہاں کوئی میزباں تُو ہے ، مہماں تُو ہے

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی تحریر کیجیے: 9,1

اَب تو کچھ اور ہی ، اعجاز دکھایا جائے شام کے بعد بھی سورج ، نہ بجھایا جائے
نئے انساں سے تعارف جو ہوا ، تو بولا میں ہوں سقراط ، مجھے زہر پلایا جائے
موت سے کس کو مفر ہے،مگر انسانوں کو پہلے جینے کا سلیقہ ، تو سکھایا جائے

(حصہ دوم)

3۔ سیاق و سباق کے حوالے سے کسی ایک جزو کی تشریح کیجیے۔ مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی لکھیے : 10,3,1,1

(الف) تیسری قسم خیالی طلبہ کی ہے۔ یہ اکثر روپ ، اخلاق اور آواگون اور جمہوریت پر بآوازِ بلند تبادلہ خیالات کرتے پائے جاتے ہیں اور آفرینش اور نفسیات کے متعلق نئے نئے نظریے پیش کرتے رہتے ہیں۔ صحتِ جسمانی کو ارتقائے انسانی کے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لیے علی الصّباح پانچ چھے ڈنٹر پیلتے ہیں اور شام کو ہوسٹل کی چھت پر گہرے سانس لیتے ہیں۔ گاتے ضرور ہیں لیکن اکثر بے سُرے ہوتے ہیں۔

3۔ (ب) اچھن پیچ وتاب کھاتی اپنی چارپائی پر لڑھک گئی۔ اس کا جی گھبرا رہا تھا اور ہر طرف سے سفید نئے کپڑوں کی کھڑکھڑاہٹ صاف سنائی دے رہی تھی۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ زور زور سے رو کر اپنے ابا کی قناعت پسندی کا ڈھنڈورا پیٹے ۔۔۔۔۔۔ لیکن اس سے رویا بھی نہ گیا۔ آنسوؤں کا ذخیرہ تو جیسے حلق میں ہی پھنس کر رہ گیا تھا۔

4۔ کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھیے اور مصنف کا نام بھی لکھیے : (الف) ادیب کی عزت ۔ (ب) اور آنا گھر میں مُرغیوں کا ۔ 9,1

5۔ علامہ محمد اقبالؒ کی نظم ’’ پیغام ‘‘ کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ 5

6۔ گاہک اور دکاندار کے درمیان اشیائے خورد ونوش کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے حوالے سے مکالمہ تحریر کیجیے۔ 10

یا

جلسہ سیرت النبی ﷺ کی روداد قلمبند کیجیے۔

7۔ ’’ وصولی رقم بابت موٹر سائیکل فروخت ‘‘ کی رسید تحریر کیجیے۔ 10

8۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجیے : 8,2

عہدِ حاضر میں کوئی بھی باشعور فرد خواتین کو تعلیم کے حصول سے نہیں روکتا۔ کیوں کہ زمانے کے بدلتے ہوئے تقاضوں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تعلیم عورتوں کے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنی مردوں کے لیے۔ ہاں اب سوچنا یہ ہے کہ عورتوں کو کیسی تعلیم دی جائے؟ کیا عورت کو وہی نصاب پڑھایا جائے جو مردوں کو پڑھایا جاتا ہے یا ان کے لیے الگ نصاب مرتّب کیا جائے۔ یقیناً پرائمری کے دو تین درجوں کے بعد لڑکیوں کا نصاب لڑکوں سے مختلف ہونا چاہیے تاکہ جس مقصد کے پیشِ نظر ہم لڑکیوں کو تعلیم دینا چاہتے ہیں وہ پورا ہو سکے۔